احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ یکم ستمبر 2004ء 15رجب 1425ہجری - یکم تبوک 1383ہش جلد 54-89 نمبر 196

لمبے رکوع وسجود

حضرت سودہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کھڑی ہوگئی مگر آپ کے رکوع اور سجدے اتنے لمبے تھے کہ مجھے لگتا تھا میری نکسیر پھوٹ پڑے گی۔ اس لئے میں دیر تک ناک پکڑے کھڑی رہی۔ بعد میں جب رسول اللہؐ کو بتایا تو آپ مسکرا دیئے۔

(الاصابہ جلد7 ص721 ابن حجر عسقلانی .دارالجیل بیروت طبع اول 1992ء)

4

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی

100 بیوت الذکر کی تعمیر کے منصوبہ کے تحت بیت الحبیب کیل کا افتتاح اور روح پرور خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

25/اگست 2004ء

بروز بدھ

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔

صبح 10 بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دو پہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہیں۔ ہمبرگ کی 14 جماعتوں کے علاوہ اردگرد کے ریجن کی مختلف جماعتوں کی 51 فیملیز کے 239۔ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ پاکستان اور امریکہ سے آنے والی تین فیملیز نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔

سہ پہر 4 بجے حضور انور بیت الحبیب کیل (Kiel) کے افتتاح کے لئے روانہ ہوئے۔ بیت الرشید ہمبرگ سے Kiel کا فاصلہ 85 کلو میٹر ہے۔ جبکہ جماعت جرمنی کے مرکز بیت السبوح فرینکفرٹ سے Kiel کا فاصلہ 600 کلو میٹر ہے۔

بیت الحبیب کی تعمیر Kiel شہر کے Garden نامی علاقہ میں ہوئی ہے۔ یہ شہر صوبہ Schleswig Holstein کا دارالحکومت ہے اور سکینڈے نیوین ممالک کے لئے Sea Port ہے۔

جس قطعہ زمین میں بیت الذکر تعمیر ہوئی ہے اس کا رقبہ 1600 مربع میٹر ہے یہ قطعہ زمین 25 ستمبر 1999ء کو خریدا گیا اور بیت الذکر کی تعمیر کی اجازت کا پراسس مکمل ہونے کے بعد 12 نومبر 2003ء کو اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس بیت کے دو مینارے ہیں۔ ہر ایک کی اونچائی 14 میٹر ہے۔ اس بیت میں 4 صد سے زائد آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بیت الذکر کے ساتھ تین کمروں پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لوکل جماعت کے دفاتر ہیں۔ وضو وغیرہ کے لئے بڑی کھلی جگہ رکھی گئی ہے بیت الذکر کے احاطہ میں 25 کاروں کے پارک کرنے کی گنجائش بھی موجود ہے۔

پانچ بجے کے قریب حضور انور بیت الحبیب کیل پہنچے۔ جہاں جرمنی کے چالیس سے زائد شہروں سے آئے ہوئے 9 صد سے زائد احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نظمیں پیش کیں۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ بیت الذکر کا افتتاح عمل میں آیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے بیت الذکر کی تعمیر اور وقار عمل کے ذریعہ کام کرنے والے خدام کا ذکر کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے بیت الذکر کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ غیر معمولی اور نمایاں کام کرنے والے خدام کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔ مجموعی طور پر 76 احباب نے وقار عمل میں حصہ لیا اور تقریباً دو ہزار گھنٹے وقار عمل کیا گیا۔ دوران تعمیر لجنہ اماء اللہ نے وقار عمل کرنے والوں کے لئے ضیافت کے فرائض انجام دیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام کو سندات خوشنودی عطا فرمانے کے بعد احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

الحمدللہ کہ آپ کو جو اس علاقہ Kiel کے رہنے والے ہیں۔ 100 بیوت الذکر کی تعمیر کے منصوبہ کے تحت ایک بیت الذکر بنانے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس (بیت الذکر) کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اور یہاں کے رہنے والوں کو، اس (بیت الذکر) کے ماحول میں رہنے والوں کو بھی اور اردگرد کے علاقہ میں رہنے والوں کو بھی جو اس (بیت) میں جمعہ پڑھنے کے لئے آئیں گے توفیق دے کہ اس (بیت) کو آباد رکھیں اور جو اصل مقصد اس (بیت) کی تعمیر کا ہے اس کو پورا کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا بہت سارے لوگوں نے وقار عمل کیا جیسا کہ رپورٹ میں بھی انہوں نے بتایا ہے لیکن چند ایک کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے ہیں۔ ان کی گنجائش کے مطابق یا جو بھی انہوں نے معیار مقرر کیا ہوا ہے اس کے مطابق دیئے گئے۔ بہر حال تمام کام کرنے والے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس گھر کی تعمیر میں حصہ لیا۔ وہ یقیناً خالصتاً اللہ کی خاطر اس کام میں شامل ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں، مناسب حال عمل کرنے والوں کے لئے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے.......... اگر آپ لوگ نیکیوں پر قائم رہیں گے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نظام خلافت بھی آپ لوگوں میں قائم رہے گا۔ اور اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود کے ذریعہ سے جو نظام خلافت جاری ہوا ہے۔ اس نے انشاء اللہ انہی الٰہی وعدوں کے مطابق ہمیشہ رہنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شرط یہی لگائی ہے کہ مناسب حال عمل کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو مقصد انسان کی پیدائش کا بتایا ہے۔ اس پر عمل کرتے رہیں گے۔ اس کی عبادت کرتے رہیں گے۔ بیوت الذکر کو آباد رکھیں گے تو انشاء اللہ آپ کی خوف کی حالت جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق امن میں بدلتی چلی جائے گی۔ کیونکہ فرمایا کہ اگر تمہارے اعمال نہیں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ تم دوسروں کو شریک بنا رہے ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کی یہی حالت بتائی ہے۔ کہ اگر عبادت کرتے رہیں گے۔ نیک اعمال بجالاتے رہیں گے تو خوف کی حالت امن میں بدلتی رہے گی ورنہ آگے فرمایا کہ اگر یہ نہیں کر رہے تو اس کا مطلب ہے تمہارے دلوں میں ایک قسم کا شرک ہے جو ظاہری شرک نہ سہی۔ لیکن دلوں میں بہر حال قائم ہے۔ فرمایا جو لوگ کام کی زیادتی کی وجہ سے کام میں مصروفیت کی وجہ سے اور دنیاداری کے دھندوں کی وجہ سے بیت الذکر کو آباد نہیں کر رہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی چیز ہے جو آپ کے دلوں میں پیدا ہوئی ہے۔ تو اس آیت میں یہی فرمایا کہ شرک بھی نہیں کرنا۔ تبھی تم لوگوں کے ساتھ یہ وعدہ بھی اللہ تعالیٰ پورا فرماتا رہے گا۔ کہ نظام خلافت تمہارے اندر قائم رہے گا۔ آیت استخلاف سے اگلی آیت میں یہ فرما دیا کہ کون لوگ ہیں ایسے جن میں قائم رہے گی۔ (۔) جو لوگ نماز قائم کرتے رہیں گے۔ پہلے کہا کہ میری عبادت کرو گے تو یہ سارے انعام ملیں گے۔ اور عبادت کس طرح کرو گے۔ (۔) کہ نماز قائم کرو۔ (بیوت الذکر) کو آباد کرو۔

پنجوقتہ (بیت الذکر) میں حاضری دو، یہ نہیں کہ خوبصورت بلڈنگ بنالی۔ (بیت) بنالی، ہال بنالیا اس کو خوبصورت طریقے سے رنگ وروغن کر دیا۔ اور بس یہ کافی ہوگیا۔ بلکہ اس کی خوبصورتی اب یہ ہے، کہ اس کو آباد کرنا ہے۔ نماز قائم کرنی ہے اس میں باجماعت نماز ادا کرنی ہے۔ تبھی تو وہ مقصد پورا ہوگا جو ان (بیوت الذکر) بنانے کا ہے اور تبھی وہ فائدے اور برکات حاصل کرتے رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت میں خلافت کے ذریعہ سے وابستہ کی ہیں۔ لوگ بہت سارے آتے ہیں کہ ہمارے لئے دعائیں کریں دعا کے لئے کہتے ہیں۔ کئی دفعہ ملاقاتوں میں میں نے پوچھا ہے اکثریت ایسی ہوتی ہے۔ جن سے جب پوچھو کہ نمازیں باقاعدہ پڑھ رہے ہو کیونکہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے۔ اپنی ضروریات کو

(باقی صفحہ 2 پر)

(بقیہ صفحہ 1)

پورا کرنے کے لئے انسان کو خود بھی تو دعائیں کرنا چاہئیں۔ تو (بیت) کی آبادی تو ایک طرف رہی بعض لوگ گھروں میں بھی پوری نمازیں نہیں پڑھتے۔ کوئی دو نمازیں پڑھ رہا ہے کوئی تین پڑھ رہا ہے کوئی چار پڑھ رہا ہے تو یہ سب برکات اسی وقت حاصل ہوں گی جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں گے۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوں گے۔ اور پھر باجماعت نماز ادا کرنے والے ہوں گے۔ پھر ان بیوت الذکر کو آباد کرنے والے ہوں گے تو آپ کی بھی دعائیں قبول ہوں گی اور آپ کے حق میں خلیفہ وقت کی بھی دعائیں قبول ہوں گی اور جماعت کے حق میں بھی۔ ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ نہیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ جتنی مرضی کہتے رہیں کہ ہمارا خلافت پہ ایمان ہے، نظمیں پڑھتے رہیں اور ترانے بھی گاتے رہیں لیکن ایمان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی وقت قائم ہوگا جب تم میری عبادت کرو گے۔ اور جماعت کی حیثیت سے اپنے آپ کو اسی وقت مضبوط کرو گے اور خلیفہ وقت کا ہاتھ بھی اسی وقت مضبوط کرو گے۔ اپنی ضروریات کو بھی اسی وقت پورا کرنے والے ہو گے۔ جب نمازوں کو قائم کرنے والے ہو گے۔ تو اس بات کے ساتھ میں ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ جس محنت سے آپ نے وقارِ عمل کر کے اور مالی قربانیاں دے کے اس (بیت) کی تعمیر ہے اسی محنت سے بلکہ اس سے بڑھ کر اس بیت الذکر کو آباد بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطاب کے بعد حضور انور نے تمام احباب جماعت کو شرفِ مصافحہ بخشا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ حضور انور لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد کیل Kiel ریجن Schleswig اور ریجن Mecklen کے ان احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں جنہوں نے اس (بیت الذکر) کی تعمیر میں وقارِ عمل کے ذریعہ حصہ لیا تھا......

ان دونوں ریجنز کی جماعتوں کے صدران نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

(بیت الذکر) کے افتتاح کے موقع پر تمام احباب اور مہمانوں کی خدمت میں شرینی تقسیم کی گئی۔ ریفرشمنٹ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

(بیت الذکر) کے افتتاحی پروگرام کی تکمیل کے بعد سوا سات بجے حضور انور کیل Kiel سے بیت الرشید (ہمبرگ) کے لئے روانہ ہوئے اور آٹھ بجے شام بیت الرشید پہنچے۔ جہاں پونے نو بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

26 اگست 2004ء

بروز جمعرات

صبح سوا پانچ بجے حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔ گیارہ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ڈیڑھ بجے دوپہر تک جاری رہا۔

ہمبرگ کی مختلف جماعتوں کی 41 فیملیز کے 180۔افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والوں میں امریکہ اور انڈیا سے تعلق رکھنے والی فیملیز بھی تھیں۔

دو بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں بیت الرشید میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

شام پونے نو بجے حضور انور نے بیت الرشید (ہمبرگ) میں مغرب وعشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس سے قبل حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے اور ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صداقت احمدیت کا نشان

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک دفعہ کپورتھلہ کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کا وہاں کی ایک (.....) کے متعلق مقدمہ ہو گیا جس جج کے پاس یہ مقدمہ تھا اس نے مخالفانہ رویہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ اس پر کپورتھلہ جماعت نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود کو دعا کے لئے خط لکھا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے جواب میں انہیں تحریر فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں تو (..........) تم کو مل جائے گی۔ مگر دوسری طرف جج نے اپنی مخالفت بدستور جاری رکھی اور آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھ دیا۔ مگر دوسرے دن جب وہ فیصلہ سنانے کے لئے عدالت میں جانے کی تیاری کرنے لگا تو اس نے نوکر سے کہا مجھے بوٹ پہنا دو نوکر نے ایک بوٹ پہنایا اور دوسرا ابھی پہنا ہی رہا تھا کہ کھٹ کی آواز آئی۔ اس نے اوپر دیکھا۔ تو جج کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد دوسرے جج کو مقرر کیا گیا اور اس نے پہلے فیصلہ کو بدل کر ہماری جماعت کے حق میں فیصلہ کر دیا جو دوستوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ثابت ہوا۔ اور ان کے ایمان آسمان تک جا پہنچے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے انبیاء کے ذریعہ متواتر غیب کی خبریں دیتا ہے جن کے پورا ہونے پر مومنوں کے ایمان اور بھی ترقی کر جاتے ہیں۔ یہ غیب کی خبروں کا ہی نتیجہ تھا کہ جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ان کے دل اس قدر مضبوط ہو گئے کہ اور لوگ تو موت کو دیکھ کر روتے ہیں۔ مگر صحابہؓ میں سے کسی کو جب خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کا موقعہ ملتا تو وہ خوشی سے اچھل پڑتا اور کہتا فزت ورب الکعبہ۔ رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا آخر یہ روح ان کے اندر کہاں سے آ گئی تھی۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 27-28)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

✿ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد لکھتے ہیں۔ مکرمہ منی نصیر صاحبہ بنت مکرم نصیر محمد خاں صاحب آف ابوظہبی کی شادی کیپٹن محمد عمران خان صاحب ولد مکرم راجہ ظہور احمد صاحب آف نصیرہ، کھاریاں کے ساتھ 15 / اگست 2004ء کو قرار پائی، قبل ازیں گزشتہ سال مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم شفیع سلیم صاحب آف کھاریاں نے اس نکاح کا اعلان کیا تھا۔ 15 / اگست 2004ء کو سکائی ویز ہوٹل کھاریاں سے رخصتی عمل میں آئی اور اگلے روز سروسز کلب کھاریاں کینٹ میں دوپہر کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بہت مبارک فرمائے اور اسے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

☆ مکرم ظہور الدین بابر صاحب ریٹائرڈ پرنسپل کمرشل انسٹی ٹیوٹ چنیوٹ مقیم رحمان کالونی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے سسر مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر گزشتہ دنوں بعارضہ قلب کینیڈا (ٹورانٹو) کے ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں داخل کئے گئے اور ان کی انجیو پلاسٹی کی گئی ہے۔ ابھی طبیعت بحال نہیں ہوئی۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم ارشاد احمد خاں صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ لکھتے ہیں۔ میرا بیٹا ممتاز احمد صاحب گزشتہ تین سال ہوئے بعارضہ کینسر بیمار ہو گیا تھا۔ لاہور کینسر ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ خدا کے فضل سے وہ روبصحت ہو گیا۔ دو سال تک اپنی ڈیوٹی پر جاتا رہا۔ اب پھر چار ماہ سے دوبارہ وہی بیماری عود کر آئی ہے۔ علاج کیلئے دوبارہ ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

گمشدہ کاغذات

✿ ایک دوست کی گاڑی کے کاغذات اور ڈرائیونگ لائسنس وغیرہ ریلوے روڈ سے دارالرحمت غربی جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو اس بارے میں علم ہو تو دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت

✿ مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد انور باجوہ صاحب معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ اور ان کی اہلیہ مکرمہ سعیدہ خانم صاحبہ کو 21۔اگست 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام ذیشان احمد باجوہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور مکرم چوہدری ارشاد احمد باجوہ صاحب آف کھیوہ باجوہ کا پوتا اور مکرم محمد ارشد صاحب باجوہ سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

✿ پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج آف کامرس قائداعظم کیمپس نے (تین سالہ سمیسٹر پروگرام) بی کام آنرز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 ستمبر 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 29 / اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) ایم اے انگلش اینڈ ٹیچنگ آف انگلش (ii) ایم اے اردو اینڈ ٹیچنگ آف اردو لینگویج (iii) ایم ایس سی کیمسٹری اینڈ ٹیچنگ آف کیمسٹری (iv) ایم ایس سی میتھ میٹکس اینڈ ٹیچنگ آف میتھ میٹکس (v) ایم ایس سی ایجوکیشن۔ داخلہ فارم کروانے کی آخری تاریخ 20 ستمبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 29 / اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ گورنمنٹ ٹریننگ کالج فار ٹیچرز آف دی ڈیف سپیشل ہاؤس I-40 گلبرگ نمبر II لاہور نے (ٹیچرز فار دی ڈیف) کلاس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 11 ستمبر 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 30 / اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور (یونیورسٹی کالج آف ایجوکیشن چنیوٹ) نے تعلیمی سال 05-2004ء کیلئے بی ایڈ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 ستمبر 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 29 / اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دیرینہ خادم سلسلہ، پروفیسر جامعہ احمدیہ اور معروف شاعر

محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی سیرت و سوانح پر ایک نظر

مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب

﴿قسط اول﴾

خاکسار کے والد محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کا ذکر خیر کرنے سے قبل مناسب ہوگا کہ آپ کے والد اور خاکسار کے دادا حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی بلوچ کے بارے میں کچھ لکھا جائے تا کہ ان حالات سے آگاہی ہو جن سے گزر کر حضرت حافظ صاحب کو حضرت مسیح موعود کے رفقاء کرام میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت دادا جان اپنے علاقہ کے معروف زمیندار تو تھے ہی لیکن آپ کی نیک شہرت اور مقبولیت کا اصل سبب آپ کی طبعی شرافت، زہد و تقویٰ اور اس زمانہ میں عربی اور فارسی زبان کا علم رکھنا تھا۔ آپ فارسی میں اشعار کہتے تھے۔ آپ کا ایک قلمی مجموعہ بھی تھا مگر افسوس کہ وہ ضائع ہو گیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی تائید میں فارسی کی ایک منظوم کتاب بھی لکھی تھی جس کی پہلی نظم کا عنوان ''سلام بنام امام مہدی'' تھا جس کا پہلا شعر یہ تھا ۔

السلام اے یوسف کنعان ما
السلام اے نوح کشتی بان ما

جب آپ قرآن پاک یا مثنوی رومی کا خوش الحانی سے درس دیتے تو بیت الذکر کے پاس سے گزرنے والے لوگ رک جاتے۔ آپ کے شاگردوں میں جواں سال، سفید ریش بزرگ پٹھان اور بلوچ بھی شامل ہوتے۔

قبول احمدیت کا پس منظر

ہمارے علاقہ میں اس وقت ایک صاحب کشف و کرامت بزرگ حضرت حافظ میاں رانجھا صاحب تھے جو حضرت دادا جان کے استاد تھے۔ وہ علاقہ بھر میں پیر و مرشد کا درجہ رکھتے تھے۔ ہمارے دادا جان بھی ان کے معتقد اور معتمد مرید تھے۔

ایک دن آپ نے اپنے مریدوں کی موجودگی میں دادا جان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا فتح محمد میری بات یاد رکھنا کہ میں اس دار فانی سے گزر جاؤں گا آپ زندہ ہوں گے، آپ کی زندگی میں امام مہدی کا ظہور ہوگا انکار نہ کرنا۔ اس وقت یہ عام تاثر تھا کہ جب امام مہدی کا نزول ہوگا تو وہ جہاد بالسیف کا اعلان کریں گے۔ اسی وجہ سے آپ نے اس وقت ایک تلوار خریدی، ساتھ ہی کندھے پر ہمیشہ چادر رکھتے تھے تا کہ جونہی امام مہدی جہاد کے لئے پکاریں گے تو میں فوری لبیک لبیک کہتے ہوئے ان کے انصار میں شامل ہو جاؤں گا۔ حسن اتفاق سے ہماری بستی کے ایک احمدی شخص جن کا نام مکرم محمد صاحب ولد محمود صاحب تھا جو بعد میں قادیان میں محمد شاہ کے نام سے معروف ہوئے، حصول تعلیم کی خاطر راولپنڈی گئے اور حکیم شاہ نواز صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ (اس وقت میاں رانجھا صاحب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے تھے) وہاں انہوں نے 1901ء میں حضرت مسیح موعود کا نام اور قادیان کا ذکر سنا تو فوراً قادیان چلے گئے کیونکہ انہیں اپنے پیر و مرشد کی پیشگوئی اور حکم کہ ''انکار نہ کرنا'' یاد تھا۔ جاتے ہی بیعت کا شرف پایا۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد وہاں سے حضرت مسیح موعود کی چند کتب و تصاویر بھی وطن واپس لائے۔ ان کتب کا مطالعہ اور تصاویر دیکھتے ہی بستی مندرانی کی آٹھ نیک فطرت سعید روحوں نے والد صاحب محترم کی روایت کے مطابق پہلے تحریری اور بعد میں دستی بیعت کا شرف پایا۔ خاکسار کے دادا جان اور دیگر دو مخلصین کی تحریری بیعت کا الحکم 24 دسمبر 1901ء صفحہ 12 پر اس ترتیب سے ذکر ہے۔

1۔ حافظ فتح محمد صاحب ساکن مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان

2۔ عیسیٰ خان صاحب ساکن مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان

3۔ فتح محمد صاحب کلاں ساکن مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان

نوٹ: (از ناقل) نمبر 2، 3 کا ایڈریس بستی مندرانی لکھا ہے۔ یہ کون تھے واللہ اعلم بالصواب۔ والد صاحب محترم فرمایا کرتے تھے کہ ان کے والد صاحب نے 1903ء میں دستی بیعت کا شرف پایا۔ قادیان میں 20،15 دن تک برکات صحبت سے فیضیاب رہے۔ واپسی پر اپنے نام رسالہ ریویو جاری کروایا۔ بستی مندرانی میں بیعت کی سعادت پانے والے دیگر سعید فطرت رفقاء کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ مکرم نور محمد خان صاحب برادر کلاں حافظ فتح محمد صاحب 2۔ مکرم میاں نور محمد خان صاحب ثانی والد مکرم محمد مسعود خان صاحب 3۔ مکرم محمد سعود خان صاحب ابن مکرم میاں نور محمد صاحب ثانی 4۔ مکرم بخش خان صاحب 5۔ مکرم کرم خان صاحب مٹھوانی 6۔ مکرم میاں محمد صاحب 7۔ مکرم عثمان خان صاحب

مذکورہ افراد جنہوں نے اپنے پیر و مرشد کی پیشگوئی کو پلے باندھ رکھا تھا حضرت مسیح موعود کے ظہور کی خوشخبری ملتے ہی کتب اور آپ کی شبیہ مبارک کو جونہی دیکھا ان کا قلب صافی مزید تحقیق دلائل کا محتاج نہ رہا۔ پہلے تحریری اور پھر جوں جوں موقع ملا دستی بیعت کا شرف بھی پاتے رہے۔ واقعی یہ بات ٹھیک ہے کہ ۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

بستی مندرانی کا تعارف

حضرت حافظ فتح محمد صاحب کا مولد و مسکن سلسلہ ہائے کوہ سلیمان کے دامن میں واقع بستی مندرانی تھا۔ یہ بستی دریائے سندھ کے مغربی کنارے تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں واقع ہے اور عام قبائلی رواج کے مطابق اس بستی کا نام ایک بڑے قبیلے کھتکانی کی مندرانی شاخ سے موسوم ہے۔ چند سال قبل تک تونسہ شریف سے بستی مندرانی تک کا فاصلہ (جو قریباً 10 کلومیٹر ہے) یا تو پاپیادہ طے کرنا پڑتا تھا یا پھر بذریعہ اونٹ۔ یہ تمام علاقہ مذہبی رواج و اطوار کا حامل ہے۔ یہیں سے وہ سعید فطرت انسان حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب اور آپ کے برادر حقیقی حضرت نور محمد خان صاحب اور دیگر رفقاء دولت ایمان سے مالا مال ہوئے جو ظہور امام الزمان کی خبر پا کر صحراؤں اور جنگلوں کو عبور کرتے ہوئے کسی نہ کسی طرح قادیان پہنچے۔

حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب کے چھ بیٹے تھے جن میں سب سے چھوٹے عبدالکریم خان تو صغر سنی میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے جبکہ باقی پانچ بیٹے مکرم قادر بخش خان صاحب اور مکرم غلام محمد خان صاحب ایک اہلیہ سے تھے جبکہ آپ کی دوسری زوجہ محترمہ سے مکرم علی محمد خان صاحب خاکسار کے والد محترم ظفر محمد خان صاحب اور سب سے چھوٹے مکرم عبدالکریم خان صاحب تھے۔ یہ پانچوں بھائی بفضل اللہ تعالیٰ مخلص احمدی تھے (آخر الذکر دونوں بھائیوں کے سوا باقی تینوں بھائی اپنے آبائی علاقہ میں ہی مدفون ہیں) اور ان سب کی اولاد در اولاد نہ صرف سلسلہ سے وابستہ ہے بلکہ اپنے اپنے دائرہ میں حتی المقدور دعوت الی اللہ اور خدمت سلسلہ کی سعادت بھی پا رہی ہے۔

ابتدائی حالات

حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب کے ہاں 9 / اپریل 1908ء کو والد صاحب محترم کی ولادت ہوئی آپ اپنے بھائیوں میں چوتھے نمبر پر تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں ہی حاصل کی اور مزید تعلیم کے سلسلہ میں قادیان چلے گئے۔ آپ 22 مارچ 1921ء کو قادیان پہنچے۔ 1922ء سے 1929ء تک آپ کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) کے ہم جماعت رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ 1929ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا 1930ء، 1931ء میں جامعہ احمدیہ میں مربیان کورس کرتے رہے جہاں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اسی عرصہ میں آپ نے ''جامعہ احمدیہ'' رسالہ کے دو شمارے مرتب کئے جن میں ایک سالانہ نمبر تھا۔ یہ رسالے بے حد مقبول ہوئے۔ اسی دوران والدین کا انتقال ہو گیا اور پھر آپ مستقل قادیان کے ہو گئے۔

جماعتی خدمات

جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد بہاولپور میں بطور مربی مقرر کئے گئے۔ جہاں آپ نے کچھ عرصہ کام کیا یہاں تک کہ آپ کو مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد متعین کیا گیا۔ آپ نے تدریسی فرائض 1935ء تک سرانجام دیئے۔ 1936ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری رہے۔ 1937ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی زیر نگرانی انچارج کار خاص رہے۔ 1938ء میں نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں بطور معلم کام کیا۔ اس دوران آپ بطور قاضی سلسلہ بھی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

مارچ 1939ء سے مارچ 1944ء تک اپنے وطن میں قیام پذیر رہے جبکہ اس دوران آپ نے ادیب فاضل، منشی فاضل اور ایف اے کے امتحان پاس کئے۔ 1944ء میں آپ کو جامعہ احمدیہ میں پروفیسر لگا دیا گیا جہاں 1956ء تک تدریسی خدمات سرانجام دیں اور بالآخر آنکھوں کی تکلیف کے باعث جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو گئے۔ تاہم 1964ء تا 1966ء کا عرصہ چوہدری احمد مختار صاحب کی خواہش پر کراچی گئے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی بعض عربی کتب کا ترجمہ کیا۔

حضرت مصلح موعود نے آپ کو طالب علمی کے زمانہ میں ہی قاضی مقرر کر دیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک دفعہ مدرسہ احمدیہ ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کے طلباء نہر پر گئے وہاں جا کر لڑکوں میں کچھ کشمکش ہو گئی۔ اس کی تحقیق کے لئے ایک لڑکا ہائی سکول سے ایک جامعہ احمدیہ سے اور آپ کو مدرسہ احمدیہ سے لیا گیا۔

آپ کو اس سہ رکنی کمیشن کا صدر مقرر کیا گیا۔ آپ نے تحقیق کے بعد جو فیصلہ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں پیش کیا حضور اس سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ''کوئی قاضی اس سے بہتر فیصلہ نہیں دے سکتا''۔ یہی وجہ تھی جس کے بعد حضور نے آپ کو مستقل قاضی مقرر فرما دیا۔

ایک دفعہ بٹالہ کے دو دوستوں کا قضیہ قادیان دارالامان میں آیا۔ پہلے کچھ عرصہ دفاتر میں چلتا رہا پھر قضاء میں آیا۔ پہلے ایک قاضی نے فیصلہ کیا پھر دو قاضیوں نے فیصلہ کیا پھر تین قاضیوں کے بورڈ میں پیش ہوا جس میں آپ بھی شامل تھے۔ دفاتر کا اور جملہ قاضیوں کا فیصلہ مدعی کے حق میں تھا لیکن آپ نے ان سب فیصلوں سے اختلاف کیا اور الگ اپنا فیصلہ لکھا۔ اس پر حضرت مصلح موعود کی خدمت میں اپیل ہوئی حضور نے اسی ضمن میں شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کو جو بعد میں ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے لاہور سے بلوایا اور آپ کا فیصلہ دکھایا۔ محترم شیخ صاحب نے آپ کے دیئے ہوئے فیصلہ کی تائید فرمائی اور حضور نے اس فیصلہ کو نافذ فرما دیا۔ اس فیصلہ کے پڑھنے کے بعد محترم جناب شیخ صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں اس نوجوان کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ آپ جب شیخ صاحب موصوف سے ملے تو انہوں نے آپ کو مبارکباد دی اور داد دی۔

غیر معمولی حافظہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ عطا کر رکھا تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کے وقت ایک سال میں دو دو جماعتوں کا امتحان پاس کیا اور آپ کے حافظے کا یہ عالم تھا کہ آپ جو کچھ پڑھتے وہ آپ کو یاد ہو جاتا۔ 1929ء میں آپ بیمار پڑ گئے۔ آپ کو اساتذہ کرام نے مشورہ دیا کہ آپ اس سال مولوی فاضل کا امتحان نہ دیں۔ آپ نے جواباً عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت دیں میں انشاء اللہ پاس ہو جاؤں گا۔ سو اجازت ملنے پر آپ امتحان میں شامل ہوئے۔ جامعہ احمدیہ قادیان کی طرف سے اس امتحان میں کل پندرہ طلباء نے شرکت کی تھی۔ جن میں سے صرف سات پاس ہوئے جبکہ آپ نے دوسری پوزیشن حاصل کی اور اول حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) قرار پائے۔

(بحوالہ احمدیہ گزٹ 19 جولائی 1929ء)

آپ فرمایا کرتے تھے امتحان پاس کرنا تو معمولی بات ہے ہاں البتہ امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنا اور پوزیشن لینا یقیناً محنت طلب کام ہے۔

حماسہ و متنبی عربی نظموں کی دو ضخیم کتابیں ہیں جن کے مجموعی صفحات سینکڑوں کے لگ بھگ ہیں۔ آپ اپنے شاگردوں سے فرماتے کہ آپ ان دونوں کتابوں میں سے کوئی مصرعہ پڑھیں۔ اس کا دوسرا مصرعہ میں آپ کو زبانی سناؤں گا۔ آپ نے جتنی بھی نظمیں اور نعتیں کہیں آپ کو نہ صرف وہ بلکہ اپنے اردو، عربی، فارسی کلام کے علاوہ دیگر شعراء کرام کے اشعار بھی ہزاروں کی تعداد میں ازبر تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے تو شیر خوارگی کا زمانہ بھی نہیں بھولا۔ اس وقت کے بعض واقعات آپ ہمیں سناتے تھے۔

شاگردوں سے دوستانہ تعلق

آپ اپنے شاگردوں سے اپنے بچوں کی طرح پیار کرتے تھے اور ان کے ساتھ انتہائی مخلصانہ ہمدردانہ اور دوستانہ تعلق رکھتے تھے۔

کافی عرصہ تک آپ کی رہائش بطور ٹیوٹر ہوسٹل اور سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ، احمد نگر میں ہی رہی۔ تعلیمی اوقات کے علاوہ صبح و شام رات گئے جہاں بھی کوئی طالب علم اپنے کورس سے متعلق کوئی مسئلہ لے کر آتا آپ بخوشی وقت دے کر عقدہ کشائی کرتے۔

بحیثیت انچارج ہوسٹل آپ صبح کی نماز سے قبل طلباء کو بیدار کرنے کے لئے ایک ایک طالب علم کے پاس جا کر ان کو جگانے کی بجائے ہوسٹل کے صحن میں نہایت خوش الحانی سے بلند آواز میں قرآن پاک اور عربی اور اردو کے اشعار پڑھتے جس سے طلباء اٹھ کھڑے ہوتے۔ یہ انداز انتہائی دلکش اور پُرکشش ہوتا۔

ایک دفعہ موسم گرما کی تعطیلات کا اعلان ہو چکا تھا۔ تمام طالب علم خوشی خوشی رخت سفر باندھ کر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے تھے۔ شام کو جب والد صاحب محترم ہوسٹل تشریف لائے تو ایک طالب علم مسعود احمد جو حیدرآباد (دکن) بھارت سے حصول تعلیم کے لئے آئے ہوئے تھے سے استفسار کیا، مسعود احمد آپ نہیں گئے۔ اس نے آبدیدہ ہو کر جواب دیا میں نے کہاں جانا ہے؟ والد صاحب محترم نے اس دبلے پتلے سیاہ فام لڑکے کو جس کی زبان میں لکنت بھی تھی گلے لگا کر کہا کہ آپ تیار ہو جائیں میں آج اپنے وطن ڈیرہ غازی خان جا رہا ہوں۔ آپ میرے ساتھ چلو گے۔ مہربان، شفیق اور ہمدرد استاد کی زبان سے یہ سنتے ہی اس کی پریشانی خوشی میں بدل گئی۔ چنانچہ والد صاحب اس کو گرمیوں کی تعطیلات میں اپنے ساتھ منگروٹھہ غربی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان لے گئے جہاں انہوں نے اسے اپنے بچوں کی طرح رکھا۔ اسی طرح ایک طالب علم جو ضلع راولپنڈی کا رہنے والا تھا وہ مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اسی اثناء میں موسم گرما کی تعطیلات ہو گئیں۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے ان دنوں والد صاحب کی رہائش احمد نگر میں تھی۔ والد صاحب جب ہوسٹل گئے تو دیکھا کہ تقریباً سب لڑکے جا چکے ہیں جبکہ یہ افسردگی اور پریشانی کی حالت میں چارپائی پر بیٹھا ہوا ہے۔ پوچھنے پر جواب دیا کہ میں فیل ہو گیا ہوں کس منہ سے گھر جاؤں گا اور اگر چلا بھی جاؤں تو وہاں مجھے کون پڑھائے گا۔ والد صاحب نے اسے گلے لگایا اور کہا بس اتنا سا مسئلہ؟ ٹھیک ہے تم تعطیلات یہیں گزارو میں تمہیں امتحان کی تیاری کروا دوں گا۔ مذکورہ طالب علم نے احسان مند نگاہوں سے دیکھا اور زیر لب کچھ کہنے کی کوشش کی۔ والد صاحب نے اس کی پریشانی کو اس کی وضاحت سے قبل ہی بھانپتے ہوئے کہا آپ کھانے کی فکر نہ کریں آپ اور میرا بیٹا ناصر اکٹھے کھانا کھایا کریں گے۔ چنانچہ کبھی وہ مخلص دوست غریب خانہ پر تشریف لے آتے اور کبھی میں کھانا لے کر ہوسٹل چلا جاتا اور ہم دونوں بھائی اکٹھے کھانا کھاتے۔

والد صاحب باقاعدگی سے مذکورہ طالب علم کو وقت دیتے رہے جس کے نتیجہ میں اس نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کی توفیق پائی۔ الحمدللہ

دعاؤں میں تاثیر

والد صاحب کی دعا میں اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب تاثیر رکھ چھوڑی تھی۔ آپ کی کہی ہوئی باتوں میں بھی ایک اثر تھا۔ موضوع ذکر کے حوالے سے یوں تو ان گنت واقعات ہیں لیکن یہاں نمونہ کے طور پر صرف دو واقعات پر ہی اکتفا کروں گا۔

جب خاکسار کی ولادت ہوئی تو والد صاحب نے اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ 4 مارچ 1934ء کے شمارہ میں جو اعلان ولادت شائع کروایا اس میں خاکسار کے لئے ''نافع الناس'' وجود ہونے کے حوالہ سے درخواست دعا کی تھی۔ اب یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ باوجود اس حقیقت کے کہ خاکسار بالکل بے علم و ہنر تھا اور ہے لیکن اس پہلو سے ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی خاص حکمت اور مصلحت کے تحت ایسے ایسے اسباب پیدا کئے کہ میرے چاہنے نہ چاہنے کے باوجود بھی مجھے مذکورہ دعا کا مصداق بننے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ حالانکہ اس میں میرا کوئی کمال نہ تھا اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور والد صاحب کی دعاؤں کا اثر اور صلہ ہے۔

اسی طرح والد صاحب نے عزیزم طاہر احمد ظفر کی پیدائش پر ایک نظم لکھی جو چار اشعار پر مشتمل تھی۔ اس دعائیہ نظم کا ایک ایک لفظ عزیزم طاہر پر صادق آتا ہے۔ اس نظم میں ایک جگہ آپ نے فرمایا ؎

(دین) کی سٹیج کا تو شہسوار ہے

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ عزیزم طاہر شروع جوانی میں ایک آزاد منش انسان تھا مگر اس دعا کے زیر اثر آہستہ آہستہ اس کی ایسی کایا پلٹی کہ وہ واقعی اس دعا کا مصداق نظر آنے لگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جرمنی میں سو بیوت کی تحریک جاری فرمائی تو مذکورہ بابرکت تحریک کے تحت جرمنی میں سب سے پہلے جو بیت الذکر تعمیر ہوئی وہ بیت حمد تھی اور اس کی تعمیر کی سعادت بحیثیت ریجنل امیر عزیزم طاہر ظفر کے حصہ میں آئی۔ (ایں سعادت بزور بازو نیست) یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے علاوہ اس کے اخلاص، لگن، محنت اور بشمول مالی قربانی کا ثمر ہے۔ الحمدللہ

اس طرح جرمنی کے علاوہ دیگر قریبی ممالک میں بھی عزیزم طاہر ظفر کو خدمت دین و دعوت الی اللہ کی توفیق میسر آ رہی ہے۔ الحمدللہ

عزیزم طاہر ظفر کو 1993ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے جو جلسہ سالانہ پر جرمن زبان میں تقریر کی اس کے اردو ترجمہ کی توفیق عزیزم طاہر ظفر کے حصہ میں آئی۔ اس طرح احمدیت کے اسٹیج پر پہنچنے کی والد صاحب محترم کی دلی دعا کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا۔ الحمدللہ

قول سدید

قرآنی تعلیم کے عین مطابق آپ ہمیشہ صاف اور سیدھی اور سچی بات کرتے مگر انداز بیان کچھ ایسا دلنشیں اور ہمدردانہ ہوتا کہ آپ کی ہر بات دل میں اتر جاتی گویا ''دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے'' والا معاملہ ہوتا۔ دینی فرائض کی بجا آوری کے علاوہ ہمیں بچپن میں ہی یہ تین نصائح کچھ ایسے رنگ میں کیں کہ وہ لوح حافظہ پر ہمیشہ ہمیش کے لئے ثبت ہو کر رہ گئی ہیں۔

پہلی یہ کہ ہمیشہ سچ بولنا، دوسری یہ کہ گالی نہ نکالنا اور تیسری یہ کہ خیانت نہ کرنا اور بفضل تعالیٰ والد صاحب بزرگوارم کی مذکورہ تینوں نصائح پر عمل پیرا ہونے کی ہم حتی المقدور توفیق پا رہے ہیں۔

ہمارے گاؤں بستی مندرانی میں والد صاحب کے ایک انتہائی قریبی عزیز کورات کو سوتے میں کسی نامعلوم شخص نے تیز دھار آلہ سے شدید ضرب لگائی جس سے چہرہ تقریباً دو نیم ہو گیا اور زندہ بچنے کی بظاہر کوئی امید نہ رہی۔ میڈیکل رپورٹ پر تھانہ تونسہ شریف میں نامعلوم ملزم کے خلاف ارادہ قتل کا مقدمہ درج ہو گیا۔ پولیس نے مشتبہ اور مخالف عناصر کو حراست میں لے کر تشدد اور تفتیش کا سلسلہ شروع کر دیا۔ والد صاحب محترم ان دنوں ڈیرہ غازی خان میں مقیم تھے۔ اطلاع ملتے ہی فوراً تونسہ پہنچے۔ پہلے اپنے بھائیوں اور عزیزوں سے الگ الگ ملاقات کی تو یہ عقدہ کھلا کہ ملزم بھی اپنا ہی عزیز ہے نہ کہ کوئی مخالف۔ چنانچہ حقیقت حال سے آگہی کے بعد آپ فوراً تھانہ تشریف لے گئے جہاں چند بے گناہ اور مخالف عناصر کو دوران تفتیش تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ آپ نے متعلقہ تفتیشی افسر کو بعد از تعارف زیر تفتیش افراد کی موجودگی میں فرمایا کہ یہ لوگ تو قطعی بے گناہ ہیں۔ مضروب اور ملزم دونوں ہی میرے عزیز ہیں۔ میں آپ کو اصل ملزم پیش کرتا ہوں آپ انہیں رہا کر دیں۔ تفتیشی افسر آپ کی اس صاف گوئی سے بے انتہا متاثر ہوا اور فوری اپنے گھر گیا اور پینے کے لئے مشروب اور پنکھا وغیرہ بھی لایا اور کہا کہ میں نے آپ جیسا صاف گو شخص کم ہی دیکھا ہے۔ آپ نے میری مشکل حل کر دی ہے۔ چنانچہ مذکورہ افسر نے آپ کی اس صاف گوئی پر کہ چونکہ فریقین کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے، مدعی اور گواہان کے بیان اور تعاون کی روشنی میں مقدمہ خارج کر دیا جبکہ دوسری طرف وہ بے گناہ افراد جو ناکردہ گناہ کی سزا بھگت رہے تھے وہ اور ان کے لواحقین آپ کی اس صاف گوئی سے اتنے متاثر ہوئے کہ وہ سب عمر بھر آپ کے گرویدہ اور ممنون احسان رہے۔

1979ء مئی کی بات ہے کہ ہمارا چھوٹا بھائی عزیزم طاہر احمد ظفر جرمنی کے لئے رخت سفر باندھ رہا تھا اور اس سلسلہ میں ساری تیاری تکمیل کے آخری مراحل میں داخل ہو گئی اور بالآخر 28 مئی کا وہ لمحہ روانگی بھی آن پہنچا تو بجائے اس کے کہ عہد پیری میں اپنے

باقی صفحہ 8 پر

ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

ڈاکٹر سید اختر احمد اورینوی

ڈاکٹر سید اختر احمد اورینوی پٹنہ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے صدر کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ آپ اردو ادب میں ڈی لٹ یعنی ڈاکٹر آف لٹریچر تھے۔ اردو میں افسانہ نگاری بھی کرتے تھے اور پہلے پہل اپنی افسانہ نگاری کی وجہ سے ہی ادبی حلقوں میں جانے گئے۔ آپ کا تعلق بہار کے مشہور احمدی گھرانے سے تھا اور آپ نہایت دبنگ اور بے خوف احمدی تھے۔ اپنی احمدیت کو چھپانا تو دور کی بات ہے موقعہ دیکھ کر اپنے دوستوں بزرگوں تک خاموشی سے احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہتے تھے۔ خاکسار سے ان کا تعارف صرف احمدیت کی وجہ سے ہوا۔ میں پنجاب یونیورسٹی سے اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ رہا تھا۔ اس مقالہ کی تکمیل کے لئے بھارت کی مشہور لائبریریوں تک رسائی حاصل کرنا ضروری تھا۔ اس زمانہ میں ہندوستان جانا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ مگر ان لائبریریوں کے حوالے حاصل کئے بغیر بھی چارہ نہیں تھا۔ آخر میں نے ڈاکٹر سید اختر اورینوی صاحب کو ایک خط لکھا ان کا پتہ نقوش والوں سے ملا تھا۔ نقوش کے شخصیات نمبر میں ڈاکٹر اختر اورینوی صاحب کا ایک مضمون چھپا تھا جس میں انہوں نے علی الاعلان لکھا تھا کہ مجھے جس شخصیت نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ذات بابرکات ہے۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب کی یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ نے یوں برملا ادبی پرچے میں اپنے عقائد اور عقیدت کا ذکر کیا ہے۔ خط میں مَیں نے انہیں بتایا کہ حوالوں کی ضرورت ہے۔ بھارت جانے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ انڈیا آفس اور برٹش میوزیم سے مطلوبہ حوالے آگئے ہیں بھارت کا کوئی حوالہ موجود نہیں۔ ظاہر ہے پی ایچ ڈی کا مقالہ کیسے مکمل ہوسکتا ہے؟ آپ نے نہایت محبت کا جواب لکھا کہ آپ سے ہمارا احمدیت کا رشتہ ہے اور فی زمانہ یہی رشتہ ہی سب سے مستحکم رشتہ ہے آپ تردد نہ کریں یہاں سے جو امداد بھی ممکن ہوگی بہم پہنچائی جائے گی۔ خدا بخش لائبریری پٹنہ حوالوں کے لحاظ سے بہت ہی اہم لائبریری ہے اس لائبریری میں سے مجھے جتنے والے درکار تھے وہ ڈاکٹر صاحب نے ازراہ کرم بھجوائے۔ آج تو آدمی اس مرحمت عظیم کا اندازہ بھی نہیں کرسکتا کہ اس کام میں کتنی وقت اور محنت درکار ہوئی ہوگی مگر ڈاکٹر صاحب نے ذاتی کوشش سے یا اپنے شاگردوں کے ذریعہ وہ حوالے حاصل کئے اور مجھے بھجوائے۔ وہ زمانہ فوٹو کاپی کا زمانہ نہیں تھا ہر چیز اپنے ہاتھ سے نقل کرنا پڑتی تھی یا پھر صرف کیمرے سے مسودہ کی تصویر لینا پڑتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے سب کچھ احمدیت کے رشتہ سے کیا۔ اللہ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔

میرے نگران استاذی المکرم پروفیسر سید وقار عظیم صاحب نے جب اختر صاحب کے بھیجے ہوئے حوالے دیکھے تو حیران رہ گئے۔ فرمانے لگے آپ نے ان پر کیا جادو کیا کہ اتنے قیمتی حوالے پٹنہ سے انہوں نے بھیج دئے۔ میں نے کہا "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ یہ احمدیت کا جادو ہے۔"

اس کے بعد جب میں پی ایچ ڈی کے امتحان میں کامیاب ہوگیا تو ڈاکٹر صاحب کو اپنی کامیابی کی اطلاع دی۔ آپ نے نہایت محبت سے مبارکباد کا پیغام بھیجا ساتھ ہی یہ بھی خواہش کی کہ حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی طرف سے سلام عرض کروں اور دعا کی درخواست کروں۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب سے کوئی رابطہ نہ ہوسکا۔ میں 1975ء میں جاپان کی اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز میں پڑھانے کے لئے جاپان چلا گیا۔ وہیں ڈاکٹر صاحب کی وفات کی اطلاع ملی۔ ایک بزرگ احمدی استاد اور ادیب کی وفات سے صدمہ ہوا اسی وقت تعزیت کا خط ان کی بیگم شکیلہ اختر کی خدمت میں لکھا۔ شکیلہ اختر بھی اردو کی مشہور افسانہ نگار ہیں۔ کافی عرصہ کے بعد اس خط کا جواب اختر صاحب کے چھوٹے بھائی سید فضل احمد صاحب کی طرف سے جاپان ہی میں ملا۔ سید فضل احمد صاحب اس وقت پولیس میں ڈی آئی جی تھے۔ خط میں اختر صاحب کی بیماری کی کوئی تفصیل درج نہیں تھی سیدھا سادہ شکریہ کا خط تھا اس میں درج تھا کہ چونکہ شکیلہ اختر ابھی تک صدمہ کی کیفیت میں ہیں اس لئے وہ تعزیت نامہ کا جواب دے رہے ہیں۔

برسوں بعد بہار کے ایک ادیب اویس احمد دوراں صاحب کی خودنوشت نظر سے گزری اس میں ان کی تکلیف دہ مرض الموت کا ذکر تھا۔ انہیں پارکنسن کا عارضہ ہوا جس میں بڑی اذیت سے دوچار رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کی چادر میں انہیں ڈھانپ لیا۔ دوراں صاحب نے بھی ان کی حوصلہ افزائی اور قدر شناسی کی توصیف کی ہے۔ دوسری خودنوشت جس میں ڈاکٹر اختر اورینوی کا ذکر ہے وہ جناب آل احمد سرور کی خودنوشت "خواب باقی ہیں" ہے۔ سرور صاحب نے یہ لکھا ہے کہ اختر اورینوی احمدی تھے اور اپنے دوستوں میں احمدیت کا چرچا کرتے رہتے تھے۔ ایک بار سرور صاحب ان کے ہاں مہمان ہوئے۔ واپس چلنے لگے تو اختر صاحب نے انہیں خود تو کچھ نہیں کہا البتہ اپنے چھوٹے بھائی سید فضل احمد سے کہا کہ وہ احمدیت کی کچھ کتابیں ان کے سامان میں رکھ دیں۔ سرور صاحب کی خودنوشت آج کل پاکستان میں بھی دستیاب ہے۔

یہ مضمون لکھنے کی تحریک دراصل دارالمصنفین اعظم گڑھ کے رکن رکین سید صباح الدین عبدالرحمٰن کے ایک مضمون سے ہوئی ہے جو انہوں نے ڈاکٹر سید اختر اورینوی کی شخصیت کے بارہ میں لکھا ہے۔ یہ مضمون ان کی کتاب "بزم رفتگاں" کی دوسری جلد میں شامل ہے۔ یہ کتاب 1981ء میں دارالمصنفین اعظم گڑھ کی طرف سے مکتبہ معارف اعظم گڑھ میں شائع ہوئی تھی۔ ذیل میں ان کا مضمون درج کر رہا ہوں تاکہ ایک احمدی ادیب کا ذکر خیر جماعت میں جاری رہے۔

لکھتے ہیں: "گزشتہ اپریل میں بہار کے پروفیسر اختر اورینوی کی وفات کی خبر بہت دکھ اور غم کے ساتھ سنی۔ ہم دونوں ہم درس اور ہم جماعت تو نہیں رہے لیکن ہماری طالب علمی کا زمانہ ایک ہی تھا۔ وہ شروع میں سائنس کے طالب علم تھے۔ آئی ایس سی (جسے ہمارے ہاں ایف ایس سی کہا جاتا ہے) کرکے پٹنہ میڈیکل کالج میں داخل ہوئے مگر وہاں ان کی صحت خراب ہوئی تو انکی اورانچی کے سینی ٹوریم میں رہ کر صحت یاب ہوئے۔ میڈیکل کالج چھوڑ کر پٹنہ کالج میں آرٹس کی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ ہم دونوں نے 1936ء میں ایم اے اردو کے امتحان میں ساتھ شریک ہوئے۔ اس کے نتیجہ میں ان کا نام سرفہرست تھا میرا نام ان کے بعد تھا۔ وہ ایم اے کرنے کے بعد پٹنہ کالج میں اردو کے لیکچرار ہوئے۔ اس زمانہ میں ڈاکٹر سید محمود مرحوم بہار کے وزیر تعلیم تھے۔ وہ کالج میں اردو کے ایک لائق استاد کے تقرر کے خواہشمند تھے اس لئے انہوں نے امیدواروں کا انٹرویو خود لیا۔ درجہ میں باضابطہ سبق پڑھانے کو بھی کہا۔ اختر اورینوی صاحب ان کے معیار پر پورے اترے۔ وہ ایک استاد کی حیثیت سے طلبہ میں بہت مقبول رہے جو نہ صرف ان کی صلاحیت اور قابلیت بلکہ ان کے ذاتی اوصاف کی بھی قدر کرتے۔ آخر میں پٹنہ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے صدر اور پروفیسر ہوگئے تھے۔ انہوں نے (بہار میں) اردو زبان و ادب کے ارتقاء پر مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ بہار کے جن شاعروں، مصنفوں اور نقادوں پر اس وقت تک سیر حاصل بحث نہیں ہوئی ہے ان کی تلافی اس مقالہ سے ہوگئی اور وہ بھی ایک اچھے مصنف کی صف میں داخل ہوگئے۔ اس کے بعد جب ان کا کوئی مقالہ کہیں شائع ہوتا اردو کے ادبی حلقہ میں شوق سے پڑھا جاتا۔ انہوں نے اپنے مقالات کے مجموعے "تنقید جدید" "قدر و نظر" اور "تحقیق و تنقید" کے نام سے شائع کئے۔ اس طرح اردو کے اچھے نقادوں میں شمار کئے جانے لگے۔ وہ ایک اچھے افسانہ نگار بھی تھے ان کی بیوی شکیلہ اختر نے بھی ان کے ساتھ افسانے لکھنے شروع کر دئے۔ وہ ایک اچھے شاعر بھی تھے ان کی بعض نظمیں مثلاً جگنو، ایک مجاہد فلسطین کے افکار، ارمغان شباب اور نغمے مقبول ہیں۔ (راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب فارسی میں بھی بہت اچھے شعر کہتے تھے ان کی فارسی نعتیں چھپی ہوئی موجود ہیں)۔

بہار میں اس وقت ایک اچھا خاصہ علمی اور ادبی ماحول پیدا ہوگیا تھا۔ جمیل مظہری صاحب شاعر کی حیثیت سے بہت مشہور ہوئے۔ (راقم الحروف کی طرف سے پھر جملہ معترضہ۔ ان کا یہ شعر تو اب تک زبان زدعام ہے۔

بقدر پیمانہ تخیل غرور ہر سر میں ہے خودی کا
اگر نہ ہو یہ فریب پیہم تو دم نکل جائے آدمی کا

جناب قاضی عبدالودود صاحب نے اپنی علمی تحقیق و تدقیق سے بڑی ناموری حاصل کی، پروفیسر کلیم الدین احمد نے اپنی تحریروں سے اردو کی ادبی دنیا میں بڑی ہلچل پیدا کر دی ہے۔ پروفیسر حسن عسکری نے تاریخ دانی میں اپنا لوہا منوا لیا ہے۔ پروفیسر سید حسن نے اپنی سنجیدہ مقالہ نگاری سے علمی حلقہ کو اپنی طرف مائل کرلیا ہے۔ پروفیسر عطا کاکوی نے اپنے ذوق شعر و ادب کی وجہ سے مقبول ہیں۔ کلیم عاجز صاحب کی شاعری بھی مقبول ہو رہی ہے۔ اسی بزم کے ایک ممتاز رکن پروفیسر اختر اورینوی بھی تھے۔ پٹنہ میں رہ کر ہندوستان کے ممتاز شاعروں اور ادیبوں کو اپنی طرف کھینچتے رہے۔ جعفر علی خان اثر، جگر مراد آبادی، فراق گورکھپوری، حفیظ جالندھری اور ڈاکٹر عبادت بریلوی وغیرہ ان کے مہمان رہے (پروفیسر آل احمد سرور صاحب کی مہمانی کا ذکر میں کر چکا ہوں)۔ طبیعت میں سادگی تھی ان کو اپنے مہمانوں کو مٹی کے برتنوں میں زمین پر چٹائی بچھا کر کھانا کھلانے میں کوئی عذر نہ ہوتا مگر ان کی بیوی مہمانوں کی خاطر تواضع پوری شان سے کرنا پسند کرتیں۔ اختر صاحب ان سے یہ کہہ کر اختلاف کرتے "میں کوئی نواب ناتی تھوڑے ہی ہوں جو اپنی شان دکھاؤں۔ میں تو جیسا ہوں ویسا ہی رہوں گا"۔

ان کی زندگی کے کچھ واقعات یاد رکھنے کے لائق ہیں۔ ایک غریب لڑکی کی تجہیز و تکفین کا سامان نہ تھا تو انہوں نے اپنی بیوی کے سونے کے کڑے بیچ کر یہ سامان کر دیا۔ اسی طرح ان کے ایک عزیز دوست کو اپنے والد کے لئے مقدمہ کی فیس جمع کرنے کو کچھ روپے کی ضرورت تھی اس کا ذکر ان سے اس وقت کر دیا جب ان کی جیب خالی تھی۔ ان کو اپنے امتحانات میں سونے کے جتنے میڈل ملے تھے ان کو اونے پونے فروخت کرکے اپنے دوست کے حوالے کر دئے۔ وہ وہاں جا چکے جہاں سب کو جانا ہے مگر بہار کے ادبی حلقہ میں ایک قابل قدر مصنف نقاد شاعر افسانہ نگار اور ایک اچھے انسان کی حیثیت سے برابر یاد کئے جائیں گے۔

وہ بہار کے ضلع مونگیر کے ایک گاؤں اورین کے رہنے والے تھے ان کا خوشحال خاندان جاجیزی سادات سے تھا جو مرزا غلام احمد کا پیرو ہوگیا۔ اس حیثیت میں وہ احمدی تھے اپنے مسلک کی تبلیغ بڑی سرگرمی سے کرتے رہتے۔ پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تو ان کے قریبی دوستوں کا بیان ہے

(باقی صفحہ 8 پر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37333 میں بشریٰ وقار زوجہ وقار احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ظفر روڈ ضلع لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 4-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 20 تولے مالیتی -/140000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ وقار گواہ شد نمبر 1 بشیر الدین احمد خاکی ولد عبدالرحمٰن خاکی دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 وقار احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 37334 میں ہما امتیاز بنت چوہدری امتیاز احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میکلوڈ روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 21-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 7 مرلے واقع عقب سنٹرل جیل روڈ ملتان مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور وزنی 5 تولے مالیتی -/440000 روپے۔ 3۔ جی پی او میں رقم -/200000 روپے۔ 4۔ نقد رقم -/36000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/900 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/24000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ہما امتیاز گواہ شد نمبر 1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر 22713 گواہ شد نمبر 2 افتخار انور ولد شیخ انور الحق لاہور

مسل نمبر 37335 میں نعمان یوسف ولد طارق یوسف قوم پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت ستمبر 1988ء ساکن سمن آباد ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 22-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعمان یوسف گواہ شد نمبر 1 فضل احمد اعوان ولد مشتاق احمد اعوان سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد محمود مربی سلسلہ ولد سلطان احمد گلشن راوی لاہور

مسل نمبر 37336 میں شہزادہ آفتاب ولد غلام رسول قوم کمبوہ پیشہ تعلیم عمر 22 سال بیعت 23-1-2003 ساکن سمن آباد ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 21-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شہزادہ آفتاب گواہ شد نمبر 1 فضل احمد اعوان ولد مشتاق احمد اعوان سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد محمود مربی سلسلہ ولد سلطان احمد گلشن راوی لاہور

مسل نمبر 37337 میں مسعود احمد ظفر ولد میاں ظفر احمد قوم مغل پیشہ تعلیم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 22-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مسعود احمد ظفر گواہ شد نمبر 1 فضل احمد اعوان ولد مشتاق احمد اعوان سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد محمود مربی سلسلہ ولد سلطان احمد گلشن راوی لاہور

مسل نمبر 37338 میں کاشف سعید وڑائچ ولد خالد سعید وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد گلشن راوی ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 4-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کاشف سعید گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد محمود مربی سلسلہ ولد سلطان احمد گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر 2 خالد سعید وڑائچ والد موصیہ

مسل نمبر 37339 میں عمران احمد ولد سلطان احمد گوہر قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یکی منشی ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 12-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ گولڈ میڈل جو کہ تعلیمی کارکردگی پر ملا تھا۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران احمد گواہ شد نمبر 1 فضل احمد اعوان ولد مشتاق احمد سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد محمود مربی سلسلہ ولد سلطان احمد گلشن راوی لاہور

مسل نمبر 37340 میں عائشہ انتصار مہار بنت کرنل (ر) انتصار مہار قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آفیسر کالونی ڈیفنس ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 5-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/17000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عائشہ انتصار مہار گواہ شد نمبر 1 عامر انتصار مہار ولد انتصار احمد مہار لاہور کینٹ گواہ شد نمبر 2 انتصار احمد مہار والد موصیہ وصیت نمبر 25047

مسل نمبر 37341 میں رابعہ انتصار مہار بنت کرنل (ر) انتصار مہار قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور کینٹ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 5-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/26000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رابعہ انتصار مہار لاہور کینٹ گواہ شد نمبر 1 عامر انتصار مہار ولد انتصار احمد مہار لاہور کینٹ گواہ شد نمبر 2 انتصار احمد مہار ولد چوہدری بشیر احمد مہار لاہور کینٹ وصیت نمبر 25047

مسل نمبر 37343 میں منور احمد ملک ولد ملک خورشید صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 13-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 467۔اے گلشن راوی لاہور اندازاً مالیت -/2000000 روپے۔ 2۔ سرمایہ -/1500000 روپے۔ 3۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/39204 روپے ماہوار بصورت ملازمت + کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد ملک ولد ملک محمد خورشید گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر 1 چوہدری ارشاد احمد ورک ولد چوہدری محمد خان گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر 2 طارق عباس ولد نسیم عباس گلشن راوی لاہور

مسل نمبر 37344 میں سعید احمد ولد سلطان احمد شاہد قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالا مار ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/38000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سعید احمد ولد سلطان احمد شالا مار ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 37345 میں منور احمد ولد محمود احمد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالا مار ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/11000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد ولد محمود احمد شالا مار ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 37346 میں عبدالمجید دریشک ولد امان اللہ قوم دریشک بلوچ پیشہ کاروبار عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالا مار ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالمجید دریشک ولد امان اللہ گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 37347 میں شمشاد مجید زوجہ عبدالمجید دریشک قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالا مار ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ 2۔ زیورات 2 تولے مالیتی -/16000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شمشاد مجید اہلیہ عبدالمجید دریشک لاہور لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ 26217 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید دریشک ولد امان اللہ شالا مار ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 37348 میں خالد محمود ولد ماسٹر غلام حیدر قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالا مار ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والدین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد خالد محمود ولد ماسٹر غلام حیدر لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 37349 میں عمران احمد ولد سلطان احمد مرحوم قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالا مار ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 9 مرلہ واقع خداداد سٹریٹ شالا مار ٹاؤن لاہور میری اور چھوٹے بھائی کی ملکیت ہے۔ اندازاً مالیت -/2500000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان رقبہ 12 مرلہ اندازاً مالیتی -/2000000 روپے۔ والد مرحوم کی ملکیت ہے ہم چار بھائی ایک بہن اور والدہ حصہ دار ہیں۔ 3۔ مکان برقبہ 4 مرلہ اندازاً مالیت -/800000 روپے والد کی ملکیت ہے۔ کاروبار اس وقت بند ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ .... روپے ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/96000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران احمد ولد سلطان احمد لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 37350 میں نصرت بیگم زوجہ عبدالرحیم مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالا مار ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/2000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی تولہ مالیتی -/8500 روپے۔ 3۔ رہائشی مکان ملکیتی خاوند اندازاً قیمت -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصرت بیگم لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 الیاس احمد ولد عبدالرحیم مرحوم شالا مار ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 37351 میں الیاس احمد ولد عبدالرحیم مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالا مار ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد الیاس احمد ولد عبدالرحیم مرحوم لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر 31846

مسل نمبر 37352 میں عزیز احمد ولد لطیف احمد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالا مار ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عزیز احمد ولد لطیف احمد لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر

چپ بورڈ، پلائی وڈ، ... کیلئے تشریف لائیں۔

فیصل ٹریڈنگ کمپنی

145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور

طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں

فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

خبریں

آئی ایم ایف کی ضرورت نہیں وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان کو بہتر اقتصادی پالیسیوں کی بدولت آئی ایم ایف سے مزید قرضے لینے کی ضرورت نہیں رہی۔ کابینہ کی تشکیل سمیت تمام اہم فیصلے اتفاق رائے سے ہونگے۔ دوست ممالک کے ساتھ اقتصادی۔ معاشی اور دیگر شعبوں میں تعلقات کو مضبوط تر کیا جائے گا۔

ورکنگ باؤنڈری پر ستون وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان ورکنگ باؤنڈری پر ستون تعمیر کرنے کی بھارتی استدعا قبول نہیں کرسکتا۔ ورکنگ باؤنڈری بین الاقوامی سرحد نہیں۔

دہشت گردوں کے خلاف مؤثر کارروائی

دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف مؤثر کارروائی کی جارہی ہے۔ تمام طالبان تخریب کار نہیں۔ پاکستان میں دہشت گردی کا کوئی مرکز نہیں۔ تخریب کاری چند افراد کررہے ہیں۔ مقامی لوگوں سے رعایت برتنے کا الزام امریکی میڈیا نے بلاسوچے سمجھے لگایا۔

دہشت گردی کے خلاف فتح ممکن نہیں

امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف مکمل فتح ممکن نہیں ہے۔ تاہم ایسے حالات پیدا کئے جا سکتے ہیں جو لوگ دہشت کو حربے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں وہ دنیا کے لئے قابل قبول نہ ہوں۔ دہشت گردی کے خلاف موجودہ جنگ جاری رہی تو اگلی نسل یہ جنگ جیت لے گی۔

نیویارک میں بش کے خلاف مظاہرے

عراق کے خلاف جنگ، معاشی پالیسیوں اور دیگر اقدامات کے خلاف نیویارک میں لاکھوں افراد نے صدر بش کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ اور ''بش اب جاؤ'' کے نعرے لگائے۔

کالا باغ ڈیم مسلم لیگ فنکشنل کے سربراہ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر فوراً ہونی چاہئے۔ یہ ملک کے فائدے میں ہے۔ اب بکری کھانے والوں کے احتساب کا وقت آ گیا ہے۔

جنگ بندی کا اعلان عراق کے شیعہ رہنما مقتدیٰ الصدر نے لشکر مہدی کو ملک بھر میں جنگ بندی کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ ان کی مزاحمتی تحریک اب سیاسی دھارے میں شامل ہوجائے گی۔

بی اے/ بی ایس سی کے نتائج کا اعلان

پنجاب یونیورسٹی نے بی اے/ بی ایس سی کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ 32 فیصد امیدوار کامیاب ہوگئے۔ پہلی پانچ پوزیشنیں لڑکیاں جیت گئیں۔ بی اے/ بی ایس سی کے سپلیمنٹری امتحان کے داخلہ فارم 10 ستمبر تک جمع ہونگے۔ جبکہ ضمنی امتحانات 9۔ اکتوبر کو شروع ہونگے۔ بی اے/ بی ایس سی کا سالانہ امتحان 2005ء اپریل میں ہوگا۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 نومبر 2004ء ہوگی۔

شوکت عزیز نئے وزیر اعظم کا تعارف

شجاعت حسین کے بعد پاکستان کے نئے وزیر اعظم شوکت عزیز نے بطور وزیر اعظم حلف اٹھایا، اعتماد کا ووٹ حاصل کیا اور اب نئی کابینہ تشکیل کررہے ہیں ان کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے۔ شوکت عزیز سینئر اور مالیاتی امور کے ماہر 6 مارچ 1949ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سینٹ پیٹرکس سکول کراچی اور ایبٹ آباد پبلک سکول سے حاصل کی۔ 1967ء میں گورڈن کالج راولپنڈی سے بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ 1969ء میں آئی بی اے کراچی سے ایم بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس سال انہوں نے سٹی بینک میں ملازمت اختیار کی۔ 1975ء میں وہ بیرون ملک روانہ ہوگئے جس کے بعد انہوں نے فلپائن اردن، یونان، امریکہ، برطانیہ، ملائیشیا، سنگاپور اور سعودی عرب میں فرائض سرانجام دیئے۔ وہ ایشیا پیسفک خطے کے کارپوریٹ اور انوسٹمنٹ بینک کے سربراہ، وسطی اور مشرقی یورپ، مشرقی وسطی اور افریقہ کے سربراہ بھی رہے۔ وہ کارپوریٹ پلاننگ آفیسر، مینجنگ ڈائریکٹر سعودی امریکہ بینک، کنٹری منیجر، ملائیشیا، اردن اور سٹی گروپ کی پرائیویٹ بینکنگ کے گلوبل ہیڈ بھی رہ چکے ہیں۔ 1992ء میں انہیں ایگزیکٹو وائس پریذیڈنٹ سٹی بینک لگا دیا گیا۔ ان کے پاس عالمی فنانس اور انٹرنیشنل بینکنگ کا 30 سال سے زائد کا تجربہ ہے وہ اس موضوع پر کئی سیمینار میں لیکچر بھی دے چکے ہیں۔ وہ سٹی بینک کے کئی ملکیتی اداروں کے بورڈ کے ممبر رہ چکے ہیں۔ جن میں سعودی امریکن بینک سٹی اسلامک بینک اور کئی غیر نفع بخش تنظیمیں بھی شامل ہیں۔ نومبر 1999ء میں انہیں پاکستان کا وزیر خزانہ مقرر کیا گیا۔ 2001ء میں انہیں یورومنی اور بینکرز میگزین نے سال کا بہترین وزیر خزانہ قرار دیا۔ شوکت عزیز گولف، موسیقی اور آرٹس سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ شادی شدہ ہیں اور ان کے تین بچے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

سب سے چھوٹے بیٹے سے جدائی کے جذبات سے مغلوب ہوکر افسردہ خاطر ہوتے، وقت رخصت بڑی طمانیت سے فرمانے لگے طاہر بیٹا مجھ سے اچھی طرح مل لو شاید ہم دوبارہ نہ مل سکیں گے۔ حالانکہ آپ اس وقت صحت مند تھے اور پھر واقعۃً ایسا ہوا کہ آپ پیارے بیٹے طاہر سے دوبارہ نہ مل سکے۔ اپنی علالت کے آخری دنوں میں اس کا ذکر خیر ضرور کرتے رہے مگر وہ بھی اس ترتیب سے کہ پہلے میرے بڑے بیٹے یعنی اپنے بڑے پوتے مبشر احمد ظفر جو اس سے پہلے جرمنی جا چکا تھا اور پھر عزیزم طاہر احمد ظفر کا ذکر کرتے۔ عزیزم طاہر والد محترم کے سفر آخرت میں شامل نہ ہونے کے صدمہ کا ذکر بار بار تکلیف سے کرتا ہے۔

(جاری ہے)

بقیہ صفحہ 5

کہ ان کو بڑا دکھ ہوا......... ان کی بیوی نے ان کی زندگی میں لکھا تھا ''جب ان کے ساتھ گھر کے سارے لوگ ایک ہی ساتھ کھانا کھایا کرتے تو ایسی مزیدار باتوں کا سلسلہ چلتا کہ گیارہ بجے تک محفل جمی رہتی۔ جوٹھے ہاتھ سوکھ کر جھڑ جاتے پھر بھی کسی کا جی پلنگ پر جانے کو نہیں چاہتا''۔ ان کے احباب بھی ان کی گفتگو کی بذلہ سنجی، زندہ دلی اور خوش مذاقی کے قائل تھے۔ ان کی صحت ہمیشہ خراب رہی آخر میں قوت گویائی بھی ختم ہوگئی۔ ان کے کوئی اولاد نہ تھی مگر اپنی سوگوار بیوی کے دل ودماغ پر اپنی یادیں اس طرح چھوڑ گئے ہیں کہ ''مخملیں سبزے پہ جیسے برگ گل کی ہو پھوار''۔

(بزم رفتگاں۔ جلد دوم صفحہ 223 تا 225)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم شفیق احمد کمبن صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب یکم ستمبر 2004ء

طلوع فجر	4:17
طلوع آفتاب	5:41
زوال آفتاب	12:08
وقت عصر	4:39
غروب آفتاب	6:35
وقت عشاء	7:59

بازیافتہ سائیکل

ایک صاحب نے بازیافتہ سائیکل دفتر ہذا میں جمع کروایا ہے۔ جن صاحب کا ہو وہ دفتر صدر عمومی سے رابطہ کر لیں۔ یہ سائیکل 24 اگست 2004ء کو ملی ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

صرف ''لاعلاج'' مریضوں کا علاج
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی ربوہ: 212694

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا
دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔
منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔
Ph:04524-212434 Fax:213966

چاندی میں ایلیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

دینی آرٹ کے جدید فن پارے
منتخب آیات بہت زیب ڈیزائنوں میں
میٹلک مالٹی کلر کی صورت میں دستیاب ہیں
Multicolour International
All kind of printing, Designing, Advertising
129-C,Rehmanpura,Lahore,ph:7590106,
Email:multicolor13@yahoo.com

ہمارا نصب العین۔ دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
ہیومن ہاؤس پبلک سکول۔ رجسٹرڈ دارالصدر غربی القمر (ربوہ)
نرسری تا ہشتم۔ مکمل انگلش میڈیم
اپنے بچوں کی محفوظ ماحول میں کامیاب تعلیمی بنیاد اور عمدہ تعلیم و تربیت کیلئے
خاص طور پر ہماری A-I نرسری اور پریپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں۔
پرنسپل پروفیسر راجا نصر اللہ خان۔ فون نمبر 211039
یکم ستمبر سے کلاسز اور نئے داخلے شروع

C.P.L 29